استفتاء

کیافرماتے ہیں علماء کرام دین متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے رات کو جھگڑا کیااور مارا اور اسے کہاکہ اگرآپ نے اپنی ماں کو فون کیااور وہ ادھر اس وقت آکر ہمارے گھر میں شور وشغب کیاتو تم مجھ پر تین طلاق سے طلاق ہوگی۔ اور بیوی کہتی ہے کہ اس نے مجھے یہ کہااگرآپ نے اپنی ماں کو فون کیایاآپ کی ماں اس رات میں آکر ہمارے گھر میں شور وشغب کیاتو تجھے تین طلاق ہوگی۔ بیوی کہتی ہے کہ میں نے اس وقت اپنی ماں کو فون کیاوہ رات کو تو نہیں آئی لیکن بعد میں صبح کو آئی۔

اب اس شرط اور تعلیق میں بیوی اور خاوند کے درمیان اختلاف ہے۔ بیوی کہتی ہے کہ اگر فون کیاماں کو یا وہ ہمارے گھر آکر شور وشغب کیااور خاوند کہتاہے کہ میں نے ایسا کہاہے کہ اگرآپ نے فون کیااور آپ کی ماں اس رات کو آکر ہمارے گھر میں شور وشغب کیاتو تجھے تین طلاق ہوگی۔

اس اختلاف کی صورت میں جب بیوی اور خاوند ایک دوسرے کے ساتھ شرط میں ہے کس کی بات مانی جائے۔ گواہ پیش کرنا اس صورت میں کس کے لئے ضروری ہے۔ بینوا توجروا

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸۴/۲۲۲۷
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصليًا

صورتِ مسؤلہ میں چونکہ بیوی مدعیہ ہے، اس لئے شرعی اصولوں کے مطابق بیوی کو اپنی بات پر گواہ پیش کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا اگر عدالت یا پنچائت میں بیوی اپنی بات پر (دو قابلِ اعتماد مرد یا ایک قابلِ اعتماد مرد اور دو قابلِ اعتماد عورتیں) بطورِ گواہ پیش کردے تو بیوی کی بات معتبر ہوگی، اسی طرح اگر دونوں اپنی اپنی بات پر شرعی گواہ پیش کردیں تو بھی بیوی کی بات معتبر ہوگی، اور اگر بیوی اس طریقہ سے اپنی بات شرعی گواہوں کے ذریعہ ثابت نہ کرسکی تو ایسی صورت میں شوہر پر قسم آئیگی، اگر شوہر قسم کھالے تو اس کی بات معتبر مانی جائیگی۔

واضح رہے کہ اگر شوہر جھوٹی قسم کھائیگا یا بیوی جھوٹے گواہ پیش کرے گی تو اس کا وبال اُسی پر ہوگا، لہٰذا جھوٹی قسم یا جھوٹے گواہ پیش کرنے سے مکمل اجتناب کرنا لازم ہے۔

الدر المختار (٣/ ٣٥٦)

(فإن اختلفا في وجود الشرط) أي ثبوته ليعم العدمي (فالقول له مع اليمين) لإنكاره الطلاق،إلا إذا برهنت) فإن البينة تقبل على الشرط وإن كان نفيا كإن لم تجئ صهرتي الليلة فامرأتي كذا فشهد أنها لم تجئه قبلت وطلقت منح

حاشية ابن عابدين(رد المحتار) (٣/ ٣٥٦)

مطلب في اختلاف الزوجين في وجود الشرط (قوله في وجود الشرط) أي أصلا أو تحققا كما في شرح المجمع: أي اختلفا في وجود أصل التعليق بالشرط أو في تحقق الشرط بعد التعليق.

(قوله إلا إذا برهنت) وكذا لو برهن غيرها لأنه لا يشترط دعوى المرأة للطلاق ولا أن تبرهن لأن الشهادة على عتق الأمة وطلاق المرأة تقبل حسبة بلا دعوى؛ أفاده في البحر؛ ولو برهنا فالظاهر ترجيح برهانها لأنه إذا كان القول له كان برهانه لغوا،------------------------والله تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف عفی اللہ عنہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۹/ ربیع الاول/ ۱۴۴۲ھ
۱۶/ نومبر/ ۲۰۲۰ء

زاہد اللہ
زاہد اللہ عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۹/ ربیع الاول/ ۱۴۴۲ھ
۱۶/ نومبر/ ۲۰۲۰ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸۹/۲۲۴۷
۲۹/۳/۱۴۴۲ھ
۱۶/۱۱/۲۰۲۰

مفتی

الجواب صحیح
بندہ محمود الحسن عفی عنہ
۱/۴/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۱/۴/۱۴۴۲ھ

۱/۴/۱۴۴۲ھ